Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 5.3 ISSN No. 2456-1665

اردو زبان وادب میں اشاریہ نگاری: علمیاتی بنیادیں، تاریخی تناظرات، معاصر تحدیات اور ڈیجیٹل عہد کے تقاضے

Indexing, Epistemological Foundations, Historical Prespectives, Contemporary Boundaries and Requirements of the Digital Era in Urdu Language and Literarture

Dr. Anjum Nahid Rouf Khan
Associate Professor & Head,
Dept. of Urdu,
Yashvantrao Chavan Arts and Science
Mahavidyalaya, Mangrulpir,
Dist: Washim, PIN: 444403

ڈاکٹر انجم ناہید رؤف خان
ایسوسی ایٹ پروفیسر وصدر شعبہ اردو
یشونت راؤ چوان آرٹس اینڈ سائنس مہاودیالیہ، منگرول پیر
ضلع واشم، مہاراشٹر

تلخیص (Abstract) :

یہ تحقیقی مقالہ اردو زبان وادب میں اشاریہ نگاری (Indexing) کی علمیاتی اہمیت، تاریخی ارتقاء، معاصر تحدیات، اور ڈیجیٹل عہد کے تقاضوں کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اشاریہ نگاری، جو علم کی تنظیم اور مؤثر بازیافت کا کلیدی منہاج ہے، اردو علمی روایت میں خاطر خواہ فروغ نہیں پاسکی، جس سے محققین کی علمی سرمائے تک رسائی متاثر ہوئی اور تحقیقی معیار پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ مقالہ 19ویں صدی سے موجودہ دور تک کی اہم کاوشوں، ادارہ جاتی کردار، اور موجودہ چیلنجز (مثلاً معیار کا فقدان، وسائل کی کمی، تکنیکی پسماندگی) کا تجزیہ کرتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل ہیومینیٹیز (Digital Humanities) کے تناظر میں جدید ٹیکنالوجیز (AI, LOD) کے اطلاق سے اردو اشاریہ نگاری کے مستقبل کے امکانات کو اجاگر کرتا ہے۔ بنیادی استدلال یہ ہے کہ ادارہ جاتی عزم، تکنیکی مہارت، اور وسائل کی فراہمی میں کمی کلیدی رکاوٹیں ہیں، جن کے سدِباب کے لیے ٹھوس سفارشات پیش کی گئی ہیں تاکہ اردو علمی ورثے کا تحفظ اور فروغ ممکن ہو، اور پاکستان وہندوستان میں اردو تحقیق کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔

کلیدی الفاظ (Keywords) : اشاریہ نگاری، اردو ادب، اردو تحقیق، علمیاتی بنیادیں، ڈیجیٹل ہیومینیٹیز، معلومات کی تنظیم، علمی ورثہ۔

باب اول: مقدمہ (Introduction) :

1.1: اشاریہ نگاری: علمیاتی تعریف اور عالمی تناظر

عصرِ حاضر، معلومات کی بے پناہ افزونی کا دور ہے، جہاں علم کی محض موجودگی سے زیادہ اس کی منظم ترتیب اور بروقت بازیافت کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ "اشاریہ نگاری (Indexing) "وہ فن اور سائنس ہے جو کسی متن یا مجموعۂ مواد میں موجود اہم تصورات، اسماء، اور موضوعات کی ایک ایسی منظم فہرست مع متعلقہ حوالہ جات (locators) فراہم کرتی ہے، جس سے صارف کم سے کم وقت میں مطلوبہ مواد تک رسائی حاصل کر سکے (Wellisch, 1995) ۔ یہ سطحی فہرست سازی نہیں، بلکہ متن کے معنوی ڈھانچے کی گہری تفہیم پر مبنی ایک تجزیاتی عمل ہے۔ عالمی سطح پر ترقی یافتہ علمی روایات نے اشاریہ نگاری کو تحقیقی ڈھانچے کا لازمی جزو تسلیم کیا ہے، جس کی بدولت Web of Science اور JSTOR جیسے ڈیٹابیس علمی تحقیق میں انقلاب برپا کر چکے ہیں۔

1.2: اردو علمی سرمایہ اور اشاریہ نگاری کی ناگزیر ضرورت

اردو زبان وادب، شاعری ونثر کے گراں قدر اور صدیوں پر محیط سرمائے کا امین ہے۔ 19ویں صدی کے وسط سے جاری اردو صحافت نے بھی لاکھوں مقالات و تخلیقات کا انبار جمع کیا ہے (بحوالہ اولین اردو جریدہ، "محبِ ہند"، 1847ء، تاہم اولین تعین میں اختلاف ہے)۔ اس وسیع خزانے تک منظم رسائی کا فقدان ایک بڑا چیلنج ہے۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 5.3 ISSN No. 2456-1665

معیاری اشاریوں کی کمی نے تحقیقی عمل کو دشوار اور وقت طلب بنا دیا ہے، جس کا احساس عبدالقوی دسنوی ("انیس نما") اور ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ("اشاریہ ماہنامہ صحیفہ") جیسے محققین نے بھی شدت سے دلایا ہے۔ یہ کمی آج بھی اردو علمی دنیا کی ترقی میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔

1.3: بیانِ مسئلہ، مقاصدِ تحقیق، اور تحقیقی سوالات

بیانِ مسئلہ: اردو کے وسیع علمی سرمائے کے باوجود، معیاری اور جامع اشاریوں کا فقدان ایک بنیادی تضاد ہے، جو اردو تحقیق کے معیار، اس کی عالمی görünürlüğüne (visibility)، اور علمی روایت کے تسلسل کے لیے سنگین چیلنجز پیدا کر رہا ہے۔ منہاجیاتی کمزوریاں، پیشہ ورانہ مہارت کی کمی، ادارہ جاتی بے اعتنائی، اور وسائل کی قلت اس مسئلے کے اہم پہلو ہیں۔

مقاصدِ تحقیق: (Objectives)

1. اردو میں اشاریہ نگاری کی علمیاتی اہمیت اور نظریاتی بنیادوں کو واضح کرنا۔
2. اس کے تاریخی ارتقاء اور اہم کاوشوں کا تنقیدی جائزہ لینا۔
3. معاصر چیلنجز کی تشخیص اور ان کے اسباب کا تعین کرنا۔
4. ڈیجیٹل عہد کے تقاضوں کی روشنی میں مستقبل کے امکانات کا جائزہ لینا۔
5. اردو اشاریہ نگاری کے مربوط نظام کے قیام کے لیے قابلِ عمل سفارشات پیش کرنا۔

تحقیقی سوالات: (Research Questions)

1. اشاریہ نگاری اردو تحقیق کے لیے کیوں ناگزیر ہے؟
2. اردو میں اس کا تاریخی ارتقاء کیسے ہوا اور کن عوامل نے اس پر اثر ڈالا؟
3. ہندوستان و پاکستان میں اس کی موجودہ صورتحال اور مسائل کیا ہیں؟
4. دستیاب اردو اشاریوں کا معیار بین الاقوامی اصولوں کے مطابق کیسا ہے؟
5. جدید ٹیکنالوجی اردو اشاریہ سازی کو کیسے بہتر بنا سکتی ہے؟
6. ایک مؤثر قومی اشاریہ جاتی نظام کے قیام کے لیے کیا اقدامات ضروری ہیں؟

1.4: تحقیق کی اہمیت و افادیت اور حدود (Significance, utility and limitations of research)

1. یہ تحقیق اردو میں اشاریہ نگاری کی نظریاتی بنیادوں کو مستحکم کرنے، محققین میں اس کی اہمیت کا شعور اجاگر کرنے، اور پالیسی سازوں کے لیے قابلِ عمل حکمتِ عملی کی تشکیل میں معاون ہوگی۔ یہ اردو علمی ورثے کی عالمی رسائی کو بہتر بنانے اور ڈیجیٹل دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔
2. **حدودِ تحقیق**: تحقیق کا مرکز اردو کتب اور ادبی و تحقیقی رسائل ہوں گے۔ زمانی احاطہ 19ویں صدی تا حال ہوگا، جس میں پاکستان اور ہندوستان پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ دیگر زبانوں کے اشاریوں کا ذکر تقابلی نوعیت کا ہوگا۔ یہ تحقیق عمومی ادبی و علمی اشاریوں پر مرکوز رہے گی، نہ کہ انتہائی تخصیصی سائنسی اشاریوں پر۔

باب دوم: اشاریہ نگاری: نظریاتی مباحث اور علمیاتی بنیادیں

2.1: اشاریہ: تعریف، لسانی و اصطلاحی مفہوم، اور ساختیاتی اجزاء

لفظ "اشاریہ" عربی زبان کے مصدر "ش ور" (شَور) سے مشتق ہے، جس کے بنیادی معانی میں نشان دہی کرنا، ظاہر کرنا، یا رہنمائی کرنا شامل ہے۔ اردو میں یہ لفظ انگریزی اصطلاح "Index" کے مترادف کے طور پر مستعمل ہے، جو خود لاطینی لفظ "indicare" (to point out, to indicate) سے ماخوذ ہے۔ علمی و تحقیقی اصطلاح میں، اشاریہ کسی کتاب، مجموعۂ مقالات، جریدے، یا کسی بھی قسم کے معلوماتی مواد کے آخر میں (یا بعض صورتوں میں علیحدہ جلد کے طور پر) فراہم کردہ ایک ایسی منظم فہرست کو کہتے ہیں جس میں اس مواد کے اندر موجود اہم تصورات (concepts)، موضوعات (subjects)، شخصیات (proper names)، مقامات (geographical names)، اور دیگر قابلِ ذکر معلومات کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے، ان کے اصل مقام (صفحہ نمبر، پیراگراف نمبر، یا دیگر حوالہ جاتی نشان) کے ساتھ درج کیا جاتا ہے (Cleveland & Cleveland, 2013, p. 7; Knight, 1979, p. 13)۔ بین الاقوامی معیار ISO 999:1996

("Information and documentation — Guidelines for the content, organization and presentation of indexes") بھی اشاریے کو ایک ایسے "منظم سلسلے کے اندراجات (systematic series of entries) کے طور پر بیان کرتا ہے جو کسی دستاویز میں موجود معلومات تک رسائی میں مدد فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہو"۔

ایک معیاری اشاریہ محض الفاظ کی میکانیکی فہرست نہیں ہوتا، بلکہ یہ مواد کے فکری جوہر اور معنوی ساخت کا عکاس ہوتا ہے۔ اس کے بنیادی ساختیاتی اجزاء (structural components) میں عموماً درج ذیل شامل ہوتے ہیں:

1. داخلہ/اندراج (Entry/Heading): یہ وہ لفظ یا عبارت ہے جسے اشاریے میں حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج کیا جاتا ہے، اور یہ کسی اہم تصور، موضوع، نام، یا مقام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اندراجات کی انتخاب میں اشاریہ ساز (indexer) کی مہارت، موضوع پر گرفت، اور صارف کی ممکنہ ضروریات کا ادراک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔
2. ذیلی اندراج (Subentry/Subheading): کسی وسیع تر اندراج کے تحت مزید تخصیص یا وضاحت کے لیے استعمال ہونے والا اندراج۔ یہ موضوع کی مختلف جہتوں کو واضح کرتا ہے۔
3. مقام نما/حوالہ نما (Locator): یہ وہ صفحہ نمبر، پیرا گراف نمبر، سیکشن نمبر، یا کوئی اور حوالہ جاتی نشان ہوتا ہے جو قاری کو اندراج سے متعلقہ معلومات تک براہِ راست پہنچاتا ہے۔
4. ارتباطی حوالہ جات (Cross-references): یہ قارئین کو ایک اندراج سے دوسرے متعلقہ اندراجات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کی دو اہم اقسام ہیں:
   - "دیکھیے" (See reference): یہ قاری کو ایک غیر مستعمل یا کم اہم اصطلاح سے مستعمل یا زیادہ اہم مترادف اصطلاح کی طرف بھیجتا ہے (مثلاً، "قلب، دیکھیے دل")۔
   - "مزید دیکھیے/یہ بھی دیکھیے" (See also reference): یہ قاری کو ایک اندراج سے دیگر متعلقہ یا منسلک موضوعات کی طرف متوجہ کرتا ہے جن کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے (مثلاً، "تعلیم، مزید دیکھیے تدریس، نصاب")۔
5. وضاحتی نوٹ/دائرہ کار نوٹ (Scope Note/Annotation): بعض اوقات کسی اندراج کے مفہوم کو واضح کرنے، اس کے دائرہ کار کو محدود کرنے، یا اس کے استعمال کے مخصوص سیاق و سباق کی نشاندہی کے لیے ایک مختصر تشریحی نوٹ بھی شامل کیا جاتا ہے۔

2.2: اشاریوں کی اقسام: موضوعاتی تنوع اور اطلاقی جہتیں

اشاریوں کو ان کے دائرہ کار، مواد کی نوعیت، اور صارف کی ضروریات کے پیشِ نظر مختلف اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ چند اہم اور متداول اقسام درج ذیل ہیں:

1. موضوعاتی اشاریہ (Subject Index): یہ سب سے عام قسم ہے، جس میں کتاب یا مواد کے مرکزی موضوعات اور تصورات کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ گہرائی میں معلومات کی تلاش کے لیے انتہائی مفید ہے۔
2. مصنف وار/ناموں کا اشاریہ (Author Index / Name Index): اس میں متن میں مذکور تمام مصنفین، مرتبین، مترجمین، یا دیگر اہم شخصیات کے ناموں کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے ان کے متعلقہ صفحات کے حوالوں کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔
3. عنوان وار اشاریہ (Title Index): عموماً مجموعۂ مقالات، شاعری کے مجموعوں، یا کثیر المصنف کتب میں شامل انفرادی تخلیقات یا مضامین کے عنوانات کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج کیا جاتا ہے۔
4. کلیدی لفظی اشاریہ (Keyword Index): یہ اشاریہ متن میں استعمال ہونے والے اہم اور بار بار آنے والے کلیدی الفاظ پر مبنی ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ خودکار طریقے (automated methods) سے بھی تیار کیا جاتا ہے، جیسے KWIC (Keyword in Context) اور KWOC (Keyword out of Context) اشاریے۔
5. زمانی اشاریہ (Chronological Index): تاریخی نوعیت کے مواد میں واقعات یا ادوار کو تاریخی ترتیب سے پیش کرتا ہے۔
6. جغرافیائی اشاریہ (Geographical Index): متن میں مذکور مقامات، شہروں، اور ممالک کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج کرتا ہے۔

7. اقتباسی اشاریہ(Citation Index): یہ علمی تحقیق میں ایک نہایت اہم قسم ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کون سے مقالات یا کتب دیگر محققین کے کام میں بطورِ حوالہ استعمال ہوئی ہیں۔ Web of Science اور Scopus اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔
8. مجموعی اشاریہ / تجمعی اشاریہ(Cumulative Index): کسی جریدے کی متعدد جلدوں یا شماروں، یا کسی کثیر الجلدی کتاب کے تمام حصوں کا ایک واحد، جامع اشاریہ۔

ان کے علاوہ بھی مواد کی نوعیت کے مطابق اشاریوں کی مزید تخصیصی اقسام ہو سکتی ہیں، مثلاً فارمولا اشاریہ، کیس اسٹڈی اشاریہ، وغیرہ۔ ایک معیاری اشاریہ اکثر ان میں سے کئی اقسام کا امتزاج بھی ہو سکتا ہے۔

2.3: علم کی تنظیم کے نظریات(KO) اور اشاریہ نگاری کا باہمی ربط

اشاریہ نگاری کا فن علم کی تنظیم(Knowledge Organization - KO) کے وسیع تر علمی شعبے سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ علم کی تنظیم کا بنیادی مقصد معلومات کو اس طرح ترتیب دینا اور قابل رسائی بنانا ہے کہ اسے مؤثر طریقے سے بازیافت اور استعمال کیا جا سکے(Hjørland, 2008)۔ اشاریے، کتابیاتی درجہ بندی کے نظام(bibliographic classification systems) جیسے ڈیوئی ڈیسیمل کلا سیفیکیشن (DDC)، لائبریری آف کانگریس کلا سیفیکیشن (LCC)، اور موضوعاتی سرخیوں کے نظام(subject heading systems) جیسے لائبریری آف کانگریس سبجیکٹ ہیڈنگز(LCSH) کے ساتھ مل کر معلومات کی بازیافت (Information Retrieval - IR) کے پورے نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔

اشاریہ سازی کے عمل میں موضوعی تجزیہ(subject analysis) ایک بنیادی مرحلہ ہے، جس میں اشاریہ ساز متن کے معنوی جوہر کو سمجھتا ہے اور ان تصورات کی نشاندہی کرتا ہے جو صارفین کے لیے اہم ہو سکتے ہیں۔ یہ عمل علم کی تنظیم کے نظریات، مثلاً تصوراتی تجزیہ(concept analysis)، اصطلاحات کا کنٹرول (vocabulary control)، اور تھیسارس(thesaurus) کی تعمیر کے اصولوں سے براہِ راست مستفید ہوتا ہے۔ ایک تھیسارس مترادفات، ہم معنی، اور متعلقہ اصطلاحات کا ایک منظم ڈھانچہ فراہم کرتا ہے، جو اشاریہ سازی میں یکسانیت(consistency) اور درستی(precision) کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

عظیم ہندوستانی لائبریرین اور مفکر ایس۔ آر۔ رنگاناتھن(S.R. Ranganathan) کے "فائیو لاز آف لائبریری سائنس" (Five Laws of Library Science) بھی اشاریہ نگاری کی اہمیت اور اس کے بنیادی فلسفے پر بھرپور روشنی ڈالتے ہیں(Ranganathan, 1931/1957):

1. کتب استعمال کے لیے ہیں(Books are for use) — اشاریے کتب کو زیادہ قابل استعمال بناتے ہیں۔
2. ہر قاری کو اس کی کتاب ملے(Every reader his/her book) — اشاریے قاری کو اس کی دلچسپی اور ضرورت کے عین مطابق مواد تک پہنچاتے ہیں۔
3. ہر کتاب کو اس کا قاری ملے(Every book its reader) — اشاریے کتاب کے ممکنہ قارئین کی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں، حتیٰ کہ ان قارئین تک بھی جو شاید براہِ راست اس کتاب سے واقف نہ ہوں۔
4. قاری کا وقت بچائیے(Save the time of the reader) — یہ اشاریے کا بنیادی مقصد ہے کہ کم سے کم وقت میں مطلوبہ معلومات فراہم کی جائیں۔
5. کتب خانہ ایک بڑھتا ہوا نامیاتی وجود ہے(A library is a growing organism) — جیسے جیسے علم کا ذخیرہ بڑھتا ہے، اسے منظم اور قابل رسائی رکھنے کے لیے اشاریہ سازی کی اہمیت بھی بڑھتی جاتی ہے۔

2.4 : معیاری اشاریہ سازی کے اصول و ضوابط: ایک ناگزیر علمیاتی فریم ورک

ایک مؤثر اور قابل اعتماد اشاریے کی تیاری چند بنیادی اصولوں اور بہترین عالمی طریقوں(best practices) کی پابند ہوتی ہے۔ ان اصولوں کا مقصد اشاریے کی افادیت، درستی، اور صارف دوستی کو یقینی بنانا ہے۔ چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

1. جامعیت(Comprehensiveness): اشاریے کو کتاب یا مواد میں موجود تمام اہم اور متعلقہ تصورات، ناموں، اور موضوعات کا احاطہ کرنا چاہیے۔ کوئی اہم نکتہ نظر انداز نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم، جامعیت کا مطلب غیر ضروری تفصیلات کا اندراج نہیں، بلکہ متوازن انتخاب ہے۔
2. صحت و درستی(Accuracy): تمام اندراجات اور ان کے مقام نما(locators) بالکل درست ہونے چاہئیں۔ غلط صفحہ نمبر یا غلط ہجے قاری کو گمراہ کر سکتے ہیں اور اشاریے کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
3. یکسانیت(Consistency): اصطلاحات، ہجوں، ناموں کے اندراج کے طریقوں (مثلاً، شخصیات کے نام پہلے یا آخری نام سے)، اور ارتباطی حوالوں کے استعمال میں پورے اشاریے میں یکسانیت ہونی چاہیے۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.3
ISSN No. 2456-1665

4. صارف کانقطہ نظر(User-centric Approach):اشاریہ ساز کو ہمیشہ ممکنہ صارف(target audience)اوراس کی معلومات کی ضروریات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔اصطلاحات کاانتخاب صارف کی زبان اور تفہیم کی سطح کے مطابق ہونا چاہیے۔
5. موضوع کی گہرائی میں رسائی(Depth of Indexing / Specificity):اشاریے کو محض عمومی موضوعات تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ متن میں زیرِ بحث آنے والے مخصوص پہلوؤں اور ذیلی موضوعات کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے۔اندراجات ممکنہ حد تک مخصوص(specific)ہونے چاہئیں۔
6. متوازن طوالت(Appropriate Length):اشاریے کی طوالت کتاب کے حجم اور مواد کی نوعیت کے مطابق ہونی چاہیے۔عموماً علمی کتب میں اشاریہ کتاب کے کل صفحات کا3%سے5%تک ہوتا ہے، لیکن یہ کوئی سخت اصول نہیں(Mulvany, 2005, p. 132)۔
7. واضح ساخت اور پیشکش(Clear Structure and Presentation):اشاریے کی ظاہری ترتیب، حروف کی جسامت، ذیلی اندراجات کی پیشکش، اور دیگر طباعتی پہلو واضح اور پڑھنے میں آسان ہونے چاہئیں۔
8. بین الاقوامی تنظیمیں جیسے امریکن سوسائٹی فار انڈیکسنگ(ASI)، سوسائٹی آف انڈیکسرز(SI, UK)، اور آسٹریلین اینڈ نیوزی لینڈ سوسائٹی آف انڈیکسرز(ANZSI)معیاری اشاریہ سازی کے لیے رہنما اصول، تربیتی مواد، اور پیشہ ورانہ سرٹیفیکیشن فراہم کرتی ہیں۔ان معیارات کو اپنانا اردو اشاریہ سازی کے معیار کو بلند کرنے میں نہایت معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

باب سوم:اردو میں اشاریہ نگاری کا تاریخی سفر:سنگِ میل، رجحانات اور تنقیدی جائزہ

3.1 کلاسیکی دور اور اولین نقوش:ابتدائی جستجو

اردو میں اشاریہ نگاری کی باقاعدہ اور منظم تاریخ کا سراغ لگانے سے قبل، یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا کلاسیکی اردو ادب یا مخطوطات کی روایت میں ایسے عناصر موجود تھے جو کسی نہ کسی شکل میں اشاریہ نما کردار ادا کرتے ہوں۔اگرچہ مغربی طرز کے حروفِ تہجی کی ترتیب پر مبنی جامع اشاریے کلاسیکی مشرقی روایت کا حصہ نہیں رہے، تاہم قدیم تذکروں، بیاضوں، اور بعض علمی و تاریخی مخطوطات میں ایسی فہرستیں یا ترتیبیں ملتی ہیں جنہیں محدود معنوں میں معلوماتی رسائی کا ابتدائی وسیلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر، شعراء کے تذکروں میں عموماً شعراء کے نام حروفِ تہجی (ابجدی یا الفبائی ترتیب) کے مطابق درج ہوتے تھے، جس سے کسی مخصوص شاعر تک پہنچنا نسبتاً آسان ہو جاتا تھا(دیکھیے، مثلاً، میر تقی میر کا"نکات الشعراء"یا محمد حسین آزاد کی"آبِ حیات"میں شعراء کی ترتیب)۔تاہم، یہ صرف ناموں کی فہرست ہوتی تھی، نہ کہ ان کے کلام یا ان سے متعلق دیگر موضوعات کی اشاریہ بندی۔اسی طرح، بعض ضخیم مذہبی یا تاریخی متون میں ابواب یا فصول کی تفصیلی فہرستیں(Contents/Table of Contents)شامل کی جاتی تھیں، جو قاری کو متن کے مجموعی ڈھانچے سے روشناس کراتی تھیں، مگر یہ بھی جدید اشاریے کا نعم البدل نہیں تھیں۔طبّی مخطوطات میں ادویات یا امراض کی فہرستیں بھی ملتی ہیں، لیکن ان کی ترتیب اور جامعیت بھی محدود تھی۔

طباعت کے آغاز کے ساتھ، بالخصوص 19ویں صدی میں جب فورٹ ولیم کالج(Fort William College)اور دیگر اداروں کے تحت اردو کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا، کتابوں کے آخر میں اغلاط نامے(Errata)کے ساتھ ساتھ بعض اوقات مصطلحات کی مختصر فرہنگیں(Glossaries)یا اہم ناموں کی فہرستیں شامل کرنے کا رواج بھی کہیں کہیں نظر آتا ہے۔تاہم، یہ کاوشیں بھی انفرادی اور ابتدائی نوعیت کی تھیں اور انہیں باقاعدہ اشاریہ سازی قرار نہیں دیا جا سکتا۔حقیقت یہ ہے کہ کلاسیکی دور میں معلومات تک رسائی کا انحصار بڑی حد تک حافظے، ذاتی مطالعے کی وسعت، یا استاد کی رہنمائی پر تھا، نہ کہ کسی منظم اشاریہ جاتی نظام پر۔

3.2:انیسویں اور بیسویں صدی:صحافت، ادارے اور انفرادی کاوشیں

اردو میں اشاریہ سازی کی حقیقی معنوں میں داغ بیل 19ویں صدی کے اواخر اور 20ویں صدی کے اوائل میں، اردو صحافت کے ارتقاء، جدید تعلیم کے فروغ، اور تحقیقی شعور کی بیداری کے ساتھ پڑی۔اس دور میں علمی و ادبی رسائل نے اشاریہ سازی کی ضرورت کو سب سے پہلے محسوس کیا اور اس ضمن میں ابتدائی اقدامات کیے۔

ابتدائی صحافتی اشاریے:کئی اہم اور مؤقر اردو رسائل نے اپنی سالانہ جلدوں کے آخر میں مضامین، مصنفین، یا بعض اوقات اہم موضوعات کے سالانہ اشاریے شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔مثال کے طور پر، مولوی عبدالحق کے زیر ادارت شائع ہونے والے رسالے"اردو"(اورنگ آباد/دہلی) میں، مولانا ابوالکلام آزاد کے "الہلال"و"البلاغ"میں، اور سر سید احمد خان کے"تہذیب الاخلاق"کے مختلف ادوار میں اس نوع کی کوششیں ملتی ہیں۔یہ اشاریے عموماً سادہ اور مختصر ہوتے تھے، لیکن یہ بلاشبہ اردو میں اشاریہ سازی کی طرف پہلا باقاعدہ قدم تھے۔ان کا بنیادی مقصد گزشتہ سال کے مواد تک قارئین کی رسائی کو آسان بنانا تھا۔اسی طرح"مخزن"(لاہور، مدیر:

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.3
ISSN No. 2456-1665

شیخ عبدالقادر)، "زمانہ" (کانپور، مدیر: دیانرائن نگم)، "معارف" (اعظم گڑھ، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی)، "نگار" (لکھنؤ/کراچی، مدیر: نیاز فتح پوری)، "ہمایوں" (لاہور، مدیر: میاں بشیر احمد)اور "ادبی دنیا" (لاہور) جیسے رسائل کے قدیم فائلز میں بھی سالانہ یا خصوصی اشاریوں کے نمونے ملتے ہیں، جو اس دور کی علمی بیداری کے عکاس ہیں۔

کلیدی شخصیات کا کردار:

1. پنڈت دتاتریہ کیفی دہلوی: آپ کے فراہم کردہ مضمون میں ان کا ذکر "محبِ ہند" کے حوالے سے آیا ہے۔ اگرچہ ان کی براہِ راست اشاریہ سازی کی خدمات کا مزید تحقیقی جائزہ درکار ہے، لیکن قدیم رسائل پر ان کی نظر اور علمی کام سے ان کی اہمیت واضح ہے۔
2. مولوی عبدالحق (بابائے اردو): انجمن ترقی اردو کے ذریعے اردو زبان و ادب کی ترویج و تحقیق میں ان کی خدمات ہمہ جہت ہیں۔ انجمن کی مطبوعات، بالخصوص قدیم متون کی تدوین میں، بعض اوقات اشاریہ نما عناصر شامل ہوتے تھے۔ ان کی نگرانی میں رسالہ "اردو" اور "ہماری زبان" کے اشاریوں کی تیاری ایک اہم قدم تھا۔
3. پروفیسر عبدالقوی دسنوی: اردو اشاریہ سازی کے میدان میں ان کا نام ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی مرتب کردہ کتاب "انیس نما" (جو مرزا انیس کی شاعری، سوانح، اور ان پر ہونے والے تحقیقی کام کا ایک جامع اشاریہ ہے) اور غالب و اقبالیات کے ضمن میں ان کی اشاریاتی کاوشیں نہایت قابل قدر ہیں۔ انہوں نے نہ صرف عملی طور پر اشاریے مرتب کیے بلکہ ان کی اہمیت و افادیت پر مضامین بھی لکھے، جن سے اردو دنیا میں اشاریہ سازی کا شعور بیدار ہوا۔ (دسنوی)
4. ڈاکٹر سید محمد عبداللہ: پنجاب یونیورسٹی لاہور سے وابستہ ایک جید عالم اور محقق تھے۔ انہوں نے اورینٹل کالج میگزین اور ماہنامہ "صحیفہ" لاہور کے اشاریوں کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا۔ "صحیفہ" کا اشاریہ ان کی علمی نگرانی میں مکمل ہوا اور اس کی اہمیت پر ان کے خیالات (جن کا ذکر مقدمے میں ہوا) اشاریہ سازی کی صورتحال پر ایک اہم تبصرہ ہیں۔
5. ابو سلمان شاہجہانپوری: ایک ممتاز محقق اور کتاب شناس، جنہوں نے متعدد علمی و ادبی شخصیات اور موضوعات پر کتابیاتی اور اشاریاتی نوعیت کا کام کیا ہے۔ ان کے مرتب کردہ اشاریے تحقیقی مواد تک رسائی میں نہایت معاون ثابت ہوئے ہیں۔ ان کا قول "کسی موضوع پر تحقیق کے لیے اس موضوع کی کتابیات چراغ ہدایت کی حیثیت رکھتی ہے" (بحوالہ مضمون نگار کا متن) دراصل اشاریہ سازی کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔
6. مشفق خواجہ: اپنے وسیع مطالعے، نادر کتب کے ذخیرے، اور تحقیقی کالموں ("سخن در سخن"، "کتاب نما" وغیرہ) کی بدولت انہوں نے اردو کے علمی و ادبی مواد کی نشاندہی میں اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ انہوں نے باقاعدہ ضخیم اشاریے مرتب نہ کیے ہوں، لیکن ان کی تحریریں بالواسطہ طور پر اشاریاتی معلومات کا خزانہ تھیں۔
7. دیگر اہم نام: اس فہرست میں ڈاکٹر جمیل جالبی (جنہوں نے "تاریخ ادب اردو" جیسی ضخیم تصنیف میں اشاریوں کا اہتمام کیا)، ڈاکٹر گیان چند جین (جنہوں نے "تحقیق کا فن" میں اشاریہ سازی پر باب شامل کیا)، ڈاکٹر عنوان چشتی، شان الحق حقی، ڈاکٹر سید معین الرحمن، اور بہت سے دیگر محققین و کتاب دار شامل ہیں جنہوں نے انفرادی طور پر یا اداروں کے تحت اشاریہ سازی میں اپنا حصہ ڈالا۔ ان میں سے ہر ایک کی خدمات کا تفصیلی جائزہ ایک علیحدہ تحقیق کا متقاضی ہے۔

علمی و تحقیقی اداروں کا کردار:

- انجمن ترقی اردو (ہند و پاکستان): دونوں ممالک میں انجمن نے اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے شائع ہونے والی کتب اور رسائل میں اشاریہ سازی کی روایت کو کسی نہ کسی حد تک برقرار رکھنے کی کوشش کی۔
- دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ: اپنے مؤقر جریدے "معارف" کے جامع اشاریے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں، جو اس ادارے کی علمی سنجیدگی کا ثبوت ہیں۔ جمشید احمد ندوی کا مرتب کردہ "اشاریہ معارف" ایک اہم کام ہے۔
- ترقی اردو بیورو (ہند، اب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان): اس ادارے نے متعدد علمی و ادبی کتب شائع کیں، اور بعض اہم کتب میں اشاریوں کا اہتمام کیا۔
- مقتدرہ قومی زبان (پاکستان، اب ادارہ فروغ قومی زبان): اس ادارے نے بھی اردو زبان کی ترقی کے لیے متعدد منصوبے شروع کیے، جن میں اشاریہ سازی اور کتابیات کی تیاری شامل تھی۔
- جامعات (Universities): ہندوستان اور پاکستان کی متعدد جامعات (مثلاً علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی لاہور، کراچی یونیورسٹی، پشاور یونیورسٹی وغیرہ) کے شعبہ جاتِ اردو اور لائبریری سائنس میں ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی کی سطح پر متعدد رسائل (مثلاً "فاران"، "سیپ"، "نقوش" کے بعض حصوں) کے اشاریے تحقیقی مقالات کے طور پر مرتب کیے گئے۔ تاہم، ان میں سے بیشتر مقالات غیر مطبوعہ رہتے ہیں اور وسیع تر

علمی برادری کی رسائی سے باہر ہوتے ہیں۔ شہاب الدین انصاری کا مرتب کردہ "اشاریہ رسالہ جامعہ" اور محمد اطہر مسعود خاں کا "اشاریہ ماہنامہ نیا دور" اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

- اقبال اکادمی پاکستان و ہندوستان: علامہ اقبال کی فکر و فن پر ہونے والے کام کے اشاریے مرتب کرنے میں ان اداروں نے اہم کردار ادا کیا۔ اختر النساء کا "اشاریہ سہ ماہی اقبال" ایک نمایاں مثال ہے۔

3.3 : اہم کتب اور شخصیات پر مبنی اشاریہ سازی: تخصیص کی طرف ایک قدم

1. عمومی رسائل کے اشاریوں کے ساتھ ساتھ، اردو میں بعض اہم کلاسیکی کتب اور کلیدی ادبی شخصیات پر بھی تخصیصی اشاریے مرتب کرنے کا رجحان پیدا ہوا۔
2. کلام غالب و اقبال: غالب اور اقبال اردو کے دو ایسے شاعر ہیں جن پر سب سے زیادہ تحقیقی کام ہوا ہے اور ان سے متعلق اشاریہ سازی کی بھی متعدد کوششیں کی گئی ہیں۔ شمیم جہاں کا "اشاریۂ غالب" اور اقبالیات پر مختلف محققین (جیسے رفیع الدین ہاشمی، عبدالعزیز ساحر، صابر کلوروی) کے اشاریاتی کام اس کی مثالیں ہیں۔ ان اشاریوں نے غالب اور اقبال کے کلام اور ان پر لکھی گئی تحقیقات تک رسائی کو بہت سہل بنایا ہے۔
3. دیگر اہم شخصیات: سرسید احمد خان، الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، پریم چند، فیض احمد فیض، اور دیگر اہم ادیبوں و شاعروں پر بھی انفرادی طور پر اشاریاتی کام ہوئے ہیں، اگرچہ ان کی تعداد اور جامعیت غالب و اقبال کے مقابلے میں کم ہے۔ "اشاریہ سرسید" (مرتبہ: عائذہ) ایک مثال ہے۔
4. اہم متون کے اشاریے: بعض اہم اور ضخیم متون، مثلاً "تاریخ فرشتہ" یا "آئین اکبری" کے اردو تراجم، یا داستانوں اور مذہبی کتب کے اشاریے بھی مرتب کیے گئے، جن سے ان متون کا تحقیقی مطالعہ آسان ہوا۔

3.4: منتخب اہم ادبی رسائل کے اشاریے: ایک تقابلی اور تنقیدی مطالعہ

20ویں صدی کے وسط سے آخر تک شائع ہونے والے کئی بلند پایہ ادبی رسائل نے اردو ادب و تنقید کی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ ان رسائل کے اشاریوں کی تیاری ایک اہم تحقیقی ضرورت رہی ہے، اور اس ضمن میں مختلف سطحوں پر کام بھی ہوا ہے۔

1. "نقوش" (لاہور، مدیر: محمد طفیل): اپنے ضخیم نمبروں (شخصیات نمبر، آپ بیتی نمبر، خطوط نمبر، وغیرہ) کی وجہ سے "نقوش" اردو کا ایک تاریخ ساز جریدہ ہے۔ سید جمیل احمد رضوی کا مرتب کردہ "اشاریہ نقوش" (مختلف جلدیں) ایک انتہائی اہم اور ضخیم کام ہے جس نے "نقوش" کے خزانے تک رسائی کو ممکن بنایا۔
2. "فنون" (لاہور، مدیر: احمد ندیم قاسمی): اس رسالے نے بھی جدید ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے بھی مختلف اشاریے، بالخصوص جامعاتی تحقیق کے ذریعے، سامنے آئے۔
3. "سویرا" (لاہور، مدیران: نذیر احمد، سلیم شاہد، وغیرہ): ترقی پسند ادب اور جدیدیت کے حوالے سے اہم رسالہ۔
4. "صحیفہ" (لاہور، مجلس ترقی ادب): تحقیقی اور کلاسیکی ادب پر مبنی یہ رسالہ اپنے معیاری مضامین کے لیے مشہور ہے۔ اس کے اشاریے کا ذکر ڈاکٹر سید محمد عبداللہ کے حوالے سے پہلے آچکا ہے۔
5. "سیپ" (کراچی، مدیر: نسیم درانی): جدید افسانے اور نظم کا نمائندہ جریدہ۔
6. "شب خون" (الہ آباد، مدیر: شمس الرحمن فاروقی): جدیدیت کی تحریک کا علمبردار یہ رسالہ اپنے مباحث اور تخلیقات کے لیے منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس کے بھی جامع اشاریے تحقیقی مقالات کی صورت میں موجود ہیں۔
7. "اوراق" (لاہور، مدیر: وزیر آغا): تنقید و تحقیق اور جدید شاعری کا اہم مجلہ۔
8. دیگر رسائل: ان کے علاوہ "نیا دور" (کراچی/لاہور)، "ادبِ لطیف" (لاہور)، "ماہِ نو" (کراچی/لاہور)، "افکار" (کراچی)، "الحمرا" (لاہور)، "تخلیق" (لاہور)، "اجرا" (کراچی)، "دنیازاد" (کراچی) اور ہندوستان سے "آجکل" (دہلی)، "ایوانِ اردو" (دہلی)، "تحریک" (دہلی)، "شاعر" (بمبئی)، "عصری ادب" (دہلی)، "پیش رفت" (دہلی)، "اثبات" (ممبئی) وغیرہ کے اشاریوں پر بھی انفرادی یا جامعاتی سطح پر کام ہوا ہے، جن میں سے کچھ شائع ہوئے اور کچھ غیر مطبوعہ رہے۔ مثلاً، ڈاکٹر جمیل اختر کا "اشاریہ آجکل" (جلد اول و دوم)، فاروق انصاری کا "اشاریہ ایوانِ اردو"، مطیع اللہ خاں کا "اشاریہ ماہنامہ تحریک"، محمد قمر سلیم کا "اشاریہ دلگداز"، اور محمد نور الاسلام کا "اشاریہ معاصر" (پٹنہ) قابل ذکر ہیں۔

تنقیدی جائزہ:

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 5.3 ISSN No. 2456-1665

اردو میں اشاریہ سازی کا تاریخی سفر اگرچہ کچھ قابل قدر کاوشوں سے مزین ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ کئی مسائل اور کمزوریوں کا شکار رہا ہے:

1. انفرادی کاوشوں پر انحصار: بیشتر کام انفرادی محققین یا کتاب داروں کے ذاتی شوق اور محنت کا نتیجہ رہا ہے، ادارہ جاتی سطح پر مربوط اور طویل المدتی منصوبوں کا فقدان رہا۔
2. معیار اور یکسانیت کی کمی: مرتب کردہ اشاریوں میں منہاجیات، جامعیت، اور پیشکش کے اعتبار سے معیار اور یکسانیت کا شدید فقدان پایا جاتا ہے۔ بہت سے اشاریے محض ناموں یا عنوانات کی سادہ فہرستیں ہیں، جن میں موضوعاتی گہرائی یا ارتباطی حوالوں کا اہتمام نہیں۔
3. وسائل اور تربیت کا فقدان: اشاریہ سازی ایک دقت طلب اور مہارت کا متقاضی کام ہے، لیکن اس کے لیے مالی وسائل، تکنیکی معاونت، اور پیشہ ورانہ تربیت کے مواقع نہ ہونے کے برابر رہے ہیں۔
4. اشاعت کے مسائل: جامعات میں تحقیقی مقالات کے طور پر تیار ہونے والے بہت سے قیمتی اشاریے شائع ہی نہیں ہو پاتے اور لائبریریوں کی الماریوں میں مقید رہتے ہیں۔
5. ڈیجیٹل دور سے عدم ہم آہنگی (بیسویں صدی کے اواخر تک): بیسویں صدی کے اختتام تک بیشتر کام روایتی طریقے سے کاغذ پر کیا جاتا رہا، جس سے ان کی وسیع پیمانے پر رسائی اور اپڈیٹیشن مشکل تھی۔

ان کمزوریوں کے باوجود، ان اولین معماروں اور اداروں کی خدمات کو سراہنا ضروری ہے جنہوں نے محدود وسائل اور نامساعد حالات میں بھی اردو میں اشاریہ سازی کی شمع روشن رکھی اور آنے والوں کے لیے ایک بنیاد فراہم کی۔ ان کی کاوشیں اس امر کی غماز ہیں کہ اردو علمی برادری میں اس کی اہمیت کا احساس بہر حال موجود رہا ہے۔

باب چہارم: اردو اشاریہ نگاری: معاصر تحدیات اور مواقع

بیسویں صدی میں اردو اشاریہ نگاری کی روایت نے، گو سست روی سے ہی سہی، کچھ بنیادیں فراہم کیں، لیکن اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے باوجود یہ شعبہ متعدد گمبھیر مسائل اور تحدیات کا شکار ہے۔ یہ چیلنجز نہ صرف اشاریہ سازی کے عمل کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ اردو تحقیق کے مجموعی معیار اور علمی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ ہیں۔ تاہم، ان مسائل کے بطن میں ہی کچھ نئے مواقع اور امکانات بھی پوشیدہ ہیں جن سے استفادہ کر کے صورتحال کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

4.1: علمی اور منہاجیاتی مسائل (Scholarly and Methodological Issues)

معیاری اصولوں سے عدم واقفیت یا انحراف: ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اردو میں اشاریہ سازی کرنے والے بیشتر افراد (بشمول بعض محققین اور طلباء) اشاریہ نگاری کے بین الاقوامی سطح پر مسلمہ اصولوں، معیارات (مثلاً ISO 999)، اور بہترین طریقوں (best practices) سے یا تو پوری طرح واقف نہیں ہیں، یا عملی اطلاق میں ان سے صرفِ نظر کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں تیار ہونے والے بیشتر اشاریے محض الفاظ کی فہرست بن کر رہ جاتے ہیں، جن میں نہ تو موضوعاتی گہرائی ہوتی ہے اور نہ ہی صارف کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

1. موضوعی تجزیے (Subject Analysis) میں کمزوری: معیاری اشاریہ سازی کی روح موضوعی تجزیہ ہے۔ اس کا مطلب ہے متن کے باطن میں اتر کر اس کے کلیدی تصورات، دلائل، اور ذیلی مباحث کو سمجھنا اور انہیں موزوں ترین اصطلاحات (index terms/descriptors) کے ذریعے پیش کرنا۔ اردو میں اکثر اشاریوں میں یہ تجزیاتی گہرائی مفقود ہوتی ہے، اور اندراجات بالعموم سطحی یا بہت زیادہ عمومی نوعیت کے ہوتے ہیں۔
2. کلیدی الفاظ (Keywords) اور اصطلاحات کے انتخاب میں عدم یکسانیت: ایک ہی تصور کے لیے مختلف اشاریوں میں (اور بسا اوقات ایک ہی اشاریے میں) مختلف اصطلاحات کا استعمال عام ہے۔ کنٹرولڈ وو کیبولری (controlled vocabulary) یا تھیسارس (thesaurus) کا عدم استعمال اس مسئلے کو مزید گھمبیر بنا دیتا ہے۔ اس سے نہ صرف صارف کے لیے معلومات کی تلاش مشکل ہوتی ہے بلکہ مختلف ڈیٹا بیسز کو آپس میں مربوط (interoperable) کرنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔

اردو زبان کی مخصوص ساخت سے متعلق پیچیدگیاں:

1. رسم الخط: اردو کا نستعلیق رسم الخط اپنی پیچیدگیوں (مثلاً اعراب کی عدم موجودگی، مختلف حروف کی ایک جیسی اشکال، مرکب الفاظ) کے باعث خودکار اشاریہ سازی (automated indexing) اور آپٹیکل کریکٹر ریکگنیشن (OCR) میں چیلنجز پیدا کرتا ہے۔
2. مرکب الفاظ و اضافی تراکیب: اردو میں مرکب الفاظ (مثلاً "شہر آشوب") اور فارسی و عربی اضافی تراکیب (مثلاً "روحِ عصر") کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ ان کے اندراج کے لیے یکساں اور منطقی اصول وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ صارف آسانی سے انہیں تلاش کر سکے۔

3. ناموں کا اندراج: مشرقی ناموں (خاص طور پر مسلمان ناموں جن میں کنیت، لقب، نام، اور نسبت شامل ہو سکتے ہیں) کو حروفِ تہجی کی ترتیب میں لانے اور ان کا یکساں اندراج (مثلاً، پہلا نام پہلے یا آخری نام پہلے) ایک مستقل مسئلہ رہا ہے۔
4. پیشہ ورانہ تربیت یافتہ اشاریہ سازوں (Professional Indexers) کی شدید قلت: اشاریہ سازی ایک خاص مہارت اور تربیت کا تقاضا کرتی ہے۔ بدقسمتی سے، اردو میں پیشہ ورانہ اشاریہ سازوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ جامعات کے شعبہ جاتِ اردو یا لائبریری وانفارمیشن سائنس میں بھی اشاریہ سازی کو ایک تخصیصی مضمون کے طور پر وہ اہمیت حاصل نہیں جو ہونی چاہیے۔ نتیجے کے طور پر، یہ کام اکثر ایسے افراد کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اس کی فنی نزاکتوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

4.2: ادارہ جاتی اور وسائل سے متعلق رکاوٹیں (Institutional and Resource-Related Obstacles)

1. جامعات اور تحقیقی اداروں کی عدم ترجیح اور فنڈنگ کی کمی: اکثر جامعات اور تحقیقی ادارے اشاریہ سازی کے منصوبوں کو ایک غیر ضروری یا ثانوی اہمیت کا حامل سمجھتے ہیں۔ تحقیقی گرانٹس میں اشاریہ سازی کے لیے علیحدہ فنڈز مختص نہیں کیے جاتے، اور نہ ہی تحقیقی منصوبوں کی تکمیل کے لیے معیاری اشاریے کی شرط سختی سے عائد کی جاتی ہے۔ ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی کی سطح پر جو اشاریاتی مقالے لکھے بھی جاتے ہیں، ان کی اشاعت اور وسیع تر قارئین تک رسائی کے لیے ادارے کوئی خاص کردار ادا نہیں کرتے۔
2. ناشرین (Publishers) کی تجارتی بے اعتنائی: بیشتر تجارتی ناشرین کتاب کے آخر میں اشاریہ شامل کرنے کو ایک اضافی بوجھ اور غیر ضروری خرچ تصور کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اشاریہ کتاب کی فروخت میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں کرتا، لہٰذا وہ اس کی تیاری اور طباعت پر وقت اور پیسہ صرف کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ علمی ناشرین (Academic Presses) کی صورتحال قدرے بہتر ہے، لیکن وہاں بھی معیار اور جامعیت کا مسئلہ برقرار رہتا ہے۔
3. کتب خانوں (Libraries) کی زبوں حالی اور وسائل کی کمی: کتب خانے کسی بھی علمی معاشرے میں تحقیق و ترقی کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم، پاکستان اور ہندوستان میں بیشتر پبلک اور حتیٰ کہ جامعاتی کتب خانے بھی وسائل کی کمی، عملے کی قلت، اور جدید ٹیکنالوجی کے فقدان کا شکار ہیں۔ رسائل و جرائد کے مکمل فائلز کی دستیابی، ان کی مناسب نگہداشت، اور ڈیجیٹائزیشن ایک بڑا مسئلہ ہے، جس کے بغیر جامع اشاریہ سازی ممکن نہیں۔
4. کاپی رائٹ (Copyright) اور حقوقِ دانش کے مسائل: قدیم اور نایاب رسائل و کتب کی اشاریہ سازی اور بالخصوص ان کی ڈیجیٹل فراہمی میں کاپی رائٹ کے قوانین بعض اوقات رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اگرچہ بہت سا مواد اب پبلک ڈومین میں آ چکا ہے، لیکن اس کے باوجود قانونی پیچیدگیاں موجود رہتی ہیں۔

4.3: مواقع اور امکانات (Opportunities and Prospects)

مذکورہ بالا چیلنجز کے باوجود، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو اشاریہ نگاری کے لیے کئی نئے مواقع اور امکانات بھی موجود ہیں، جن سے فائدہ اٹھا کر اس شعبے کو ترقی دی جا سکتی ہے:

1. نوجوان محققین میں بڑھتا ہوا شعور: نئی نسل کے محققین، جو عالمی علمی رجحانات سے زیادہ واقف ہیں، معیاری تحقیق کے لیے اشاریہ سازی کی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں۔ تحقیقی مقالہ جات میں اشاریہ شامل کرنے اور اشاریہ سازی کو بطورِ تحقیق منتخب کرنے کا رجحان بتدریج بڑھ رہا ہے۔
2. ڈیجیٹل ہیومینیٹیز (Digital Humanities) کا فروغ: ڈیجیٹل ہیومینیٹیز ایک ابھرتا ہوا بین الاقوامی علمی شعبہ ہے جو انسانیات کی تحقیق میں کمپیوٹیشنل ٹولز اور ڈیجیٹل میڈیم کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ اس کے تحت اردو متون کی ڈیجیٹائزیشن، آن لائن آرکائیوز کی تشکیل، اور ٹیکسٹ اینالیسس کے ٹولز کی تیاری کے منصوبے اردو اشاریہ سازی کے لیے نئے دروازے کھول سکتے ہیں۔ ریختہ فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل اردو آرکائیو (International Urdu Archive)، اور بعض جامعات کی کوششیں اس ضمن میں قابلِ ذکر ہیں۔
3. اوپن ایکسس (Open Access) تحریک: علمی مواد تک مفت اور بلا رکاوٹ رسائی کی عالمی تحریک اردو علمی وسائل کی görünürlüğünü (visibility) بڑھانے اور ان کے وسیع تر استعمال میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اوپن ایکسس جرنلز اور ریپوزیٹریز میں شائع ہونے والے مواد کی معیاری اشاریہ بندی اس کی افادیت کو کئی گنا بڑھا سکتی ہے۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.3
ISSN No. 2456-1665

4. کراؤڈ سورسنگ (Crowdsourcing) اور اشتراکی پلیٹ فارمز (Collaborative Platforms): بڑے پیمانے پر اشاریہ سازی کے منصوبوں کے لیے (مثلاً کسی بڑے جریدے کے تمام شماروں کا اشاریہ)، کراؤڈ سورسنگ ایک مؤثر طریقہ ہو سکتا ہے، جس میں رضاکاروں کی ایک بڑی تعداد آن لائن اشتراک سے کام کو مکمل کرتی ہے۔ وکی پیڈیا جیسے پلیٹ فارمز اس کی کامیاب مثال ہیں۔
5. بین الاقوامی تعاون (International Collaboration): اردو زبان و ادب کے مراکز دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک میں موجود اداروں اور ماہرین کے مابین اشتراک سے اشاریہ سازی کے منصوبوں، تربیتی پروگراموں، اور معیارات کی تشکیل میں مدد مل سکتی ہے۔
6. اردو کمپیوٹنگ میں پیش رفت: اگرچہ اب بھی بہت کام باقی ہے، لیکن اردو کمپیوٹنگ، بالخصوص یونیکوڈ کی معیاریت، اردو کی بورڈز، اور بنیادی سافٹ ویئر کی دستیابی نے ڈیجیٹل اشاریہ سازی کے لیے ایک بنیاد فراہم کی ہے۔
7. ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ایک مربوط حکمتِ عملی، ادارہ جاتی عزم، اور علمی برادری کی فعال شرکت ناگزیر ہے۔ اگر ان چیلنجز پر قابو پا لیا جائے اور دستیاب مواقع کو دانشمندی سے استعمال کیا جائے تو اردو اشاریہ نگاری کا مستقبل یقیناً روشن ہو سکتا ہے۔

باب پنجم: ڈیجیٹل عہد کے تقاضے اور اردو اشاریہ نگاری کا مستقبل

اکیسویں صدی کو بجا طور پر ڈیجیٹل انقلاب کا عہد کہا جاتا ہے۔ معلومات کی تخلیق، ترسیل، اور رسائی کے طریقوں میں ایک بنیادی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اس ڈیجیٹل منظر نامے نے علم کے ہر شعبے کو، بشمول انسانیات (Humanities) اور لسانیات، گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ اردو زبان و ادب، اپنے وسیع کلاسیکی اور جدید سرمائے کے ساتھ، اس ڈیجیٹل انقلاب سے لاتعلق نہیں رہ سکتی۔ اشاریہ نگاری، جو علم تک رسائی کی کلید ہے، اس ڈیجیٹل عہد میں نئے چیلنجز اور بے پناہ امکانات سے دوچار ہے۔ اس باب میں ہم انھی تقاضوں اور مستقبل کی ممکنہ جہتوں کا جائزہ لیں گے۔

5.1: ڈیجیٹل ہیومینیٹیز (Digital Humanities) اور اردو علمی ورثہ: ایک نیا سنگم

ڈیجیٹل ہیومینیٹیز ایک تیزی سے ابھرتا ہوا بین الکلیاتی (interdisciplinary) تحقیقی میدان ہے جو انسانیات (بشمول ادب، تاریخ، فلسفہ، لسانیات) کے مطالعے کے لیے کمپیوٹیشنل طریقوں اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتا ہے (Terras, Nyhan, & Vanhoutte, 2013)۔ اردو علمی ورثے کے تحفظ، فروغ، اور اس تک وسیع تر رسائی کے لیے ڈیجیٹل ہیومینیٹیز ایک نہایت طاقتور ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں اردو اشاریہ نگاری کا کردار مرکزی ہے۔

اردو مواد کی ڈیجیٹائزیشن (Digitization): پہلا اور بنیادی قدم اردو کتب، رسائل، مخطوطات، اور دیگر دستاویزات کو بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل فارمیٹ میں منتقل کرنا ہے۔ ریختہ فاؤنڈیشن (Rekhta.org)، انٹرنیشنل اردو آرکائیو (International Urdu Archive)، آرکائیو ڈاٹ آرگ (archive.org) پر موجود اردو مواد، اور بعض جامعات (مثلاً پنجاب یونیورسٹی لاہور، کولمبیا یونیورسٹی) کی جانب سے کی جانے والی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ تاہم، یہ کام ابھی بہت محدود ہے اور اسے ایک قومی و بین الاقوامی سطح پر مربوط مہم کی شکل دینے کی ضرورت ہے۔

1. آپٹیکل کریکٹر ریکگنیشن (OCR) برائے اردو: ڈیجیٹائزڈ مواد کو قابل تلاش (searchable) بنانے کے لیے معیاری OCR ٹیکنالوجی ناگزیر ہے۔ اردو کے نستعلیق اور نسخ رسم الخط، اعراب کی عدم موجودگی، اور جڑواں حروف کی وجہ سے اردو OCR کی تیاری ایک پیچیدہ چیلنج رہا ہے۔ اگرچہ حالیہ برسوں میں گوگل (Google OCR برائے اردو)، سینٹر فار لینگوئج انجینئرنگ (CLE، پاکستان)، اور بعض دیگر اداروں نے اس ضمن میں نمایاں پیش رفت کی ہے (مثلاً نستعلیق OCR)، لیکن اس کی درستی (accuracy) اور مختلف فونٹس کو پہچاننے کی صلاحیت کو مزید بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ ایک قابل اعتماد OCR ٹیکنالوجی اشاریہ سازی کے لیے بنیادی خام مواد (raw text) کی فراہمی کو بے حد آسان بنا سکتی ہے۔
2. ڈیجیٹل آرکائیوز اور قابل تلاش ڈیٹا بیس: ڈیجیٹائزڈ اور OCR شدہ مواد کو منظم ڈیجیٹل آرکائیوز اور قابل تلاش ڈیٹا بیس کی شکل میں پیش کرنا اگلا اہم مرحلہ ہے۔ ان ڈیٹا بیسز میں معیاری میٹا ڈیٹا (metadata) اور جدید اشاریہ جاتی نظام (indexing systems) کا ہونا ضروری ہے تاکہ صارف اپنی ضرورت کے مطابق مواد کو مختلف طریقوں (مثلاً مصنف، عنوان، موضوع، کلیدی لفظ، تاریخ اشاعت) سے تلاش کر سکے۔

5.2 : جدید ٹیکنالوجیز اور اشاریہ سازی کے نئے اُفق (New Horizons)

ڈیجیٹل عہد نے اشاریہ سازی کے روایتی طریقوں کے ساتھ ساتھ کئی جدید تکنیکی امکانات بھی پیدا کیے ہیں:

1. مصنوعی ذہانت(AI)اور مشین لرننگ(ML)کا کردار: خودکار یا نیم خودکار اشاریہ سازی (Automated/Semi-Automated Indexing):
AIاورMLکی تکنیکیں، بالخصوص نیچرل لینگویج پراسیسنگ(Natural Language Processing - NLP)، متن سے خودکار طور پر کلیدی الفاظ نکالنے(keyword extraction)، موضوعات کی شناخت(topic modeling)، اور حتیٰ کہ بنیادی اشاریے تیار کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ مکمل طور پر خودکار اشاریہ سازی، خاص طور پر انسانیاتی علوم کے پیچیدہ متون کے لیے، ابھی انسانی مہارت کا نعم البدل نہیں، لیکن یہ اشاریہ ساز کے کام کو تیز کرنے اور ابتدائی ڈھانچہ فراہم کرنے میں معاون ہو سکتی ہے(Lamb, 2020)۔ اردو NLPکے لیے مخصوص ماڈلز اور ٹولز کی تیاری اس ضمن میں ایک اہم تحقیقی چیلنج ہے۔
2. تصوراتی اشاریہ سازی(Conceptual Indexing): جدید AIسسٹم محض الفاظ کی بنیاد پر نہیں، بلکہ متن میں موجود تصورات اور ان کے باہمی تعلقات کی بنیاد پر اشاریہ سازی کی صلاحیت رکھتے ہیں، جو صارف کو زیادہ متعلقہ نتائج فراہم کر سکتے ہیں۔
3. متصل آزاد مواد(Linked Open Data - LOD)اور معنوی ویب(Semantic Web): LODایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے تحت مختلف ڈیٹا بیسز میں موجود معلومات کو معیاری ویب پروٹوکولز (جیسے URI, RDF)کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک کیا جاتا ہے، تاکہ وہ مشین کے لیے بھی قابل فہم(machine-readable)ہوں(Bizer, Heath, & Berners-Lee, 2009)۔ اردو علمی ورثے کو LODکے اصولوں کے مطابق ڈھالنے سے مصنفین، کتب، مضامین، تصورات، اور مقامات کے مابین پیچیدہ معنوی روابط(semantic relationships) قائم کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف انتہائی طاقتور اشاریہ جاتی نظام تشکیل دیے جا سکتے ہیں بلکہ اردو مواد کو عالمی علمی نیٹ ورک کا حصہ بنانا بھی ممکن ہو گا۔
4. اشاریہ سازی کے لیے سافٹ ویئر اور ٹولز: پیشہ ورانہ اشاریہ سازی کے لیے کئی جدید سافٹ ویئرز (مثلاً CINDEX™, SKY Index™, Macrex™, TExtract)دستیاب ہیں جو اندراجات کی ترتیب، فارمیٹنگ، ارتباطی حوالوں کی تیاری، اور دیگر تکنیکی امور میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بیشتر انگریزی اور دیگر یورپی زبانوں کے لیے بنائے گئے ہیں، لیکن ان کے اصولوں کو اردو کے لیے بھی اپنایا جا سکتا ہے یا اردو کی مخصوص ضروریات کے مطابق نئے ٹولز تیار کیے جا سکتے ہیں۔
5. کراؤڈ سورسنگ(Crowdsourcing)اور اشتراکی آن لائن پلیٹ فارمز: جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، بڑے پیمانے پر اشاریہ سازی کے منصوبوں (مثلاً ہزاروں صفحات پر مشتمل تاریخی رسائل یا کثیر الجلدی کتب) کو مکمل کرنے کے لیے کراؤڈ سورسنگ ایک مؤثر حکمتِ عملی ہو سکتی ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے رضاکاروں کی ایک بڑی تعداد کو منظم کر کے یہ کام تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے واضح ہدایات، معیاری کنٹرول، اور تربیتی مواد کی فراہمی ضروری ہے۔
6. بصری اشاریہ سازی(Visual Indexing)اور ڈیٹا وژولائزیشن (Data Visualization): بعض صورتوں میں، بالخصوص پیچیدہ متون یا بڑے ڈیٹا سیٹس کے لیے، معلومات کو بصری شکل (مثلاً تصوراتی نقشے، نیٹ ورک گراف) میں پیش کرنا زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے۔ یہ روایتی اشاریوں کا متبادل نہیں، بلکہ ان کا ایک تکمیلی پہلو ہو سکتا ہے۔

5.3: ایک مربوط قومی و بین الاقوامی اشاریہ جاتی نظام(An Integrated National and International Indexing System) کی ضرورت و اہمیت

اردو اشاریہ نگاری کو حقیقی معنوں میں مؤثر اور پائیدار بنانے کے لیے انفرادی اور محدود کوششوں سے آگے بڑھ کر ایک مربوط اور جامع نظام کی تشکیل ناگزیر ہے۔

1. قومی سطح پر پالیسی اور حکمتِ عملی: پاکستان اور ہندوستان میں حکومتی سطح پر اردو علمی ورثے کی اشاریہ سازی کے لیے ایک واضح قومی پالیسی اور طویل المدتی حکمتِ عملی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں جامعات، تحقیقی اداروں، کتب خانوں، اور ناشرین کے کردار کا تعین کیا جانا چاہیے۔
2. مرکزی قومی اشاریہ(Central National Index): ایک آن لائن، قابل تلاش، اور مسلسل اپڈیٹ ہونے والے مرکزی قومی اشاریے کا قیام، جس میں ملک بھر میں شائع ہونے والی تمام اہم اردو کتب، رسائل کے مضامین، اور تحقیقی مقالات کا اندراج ہو، ایک انقلابی قدم ہو سکتا ہے۔ یہ اشاریہ متعدد ذیلی اشاریوں (موضوعاتی، مصنف وار، وغیرہ) پر مشتمل ہونا چاہیے۔
3. معیارات کا تعین اور نفاذ(Standardization and Implementation): اشاریہ سازی کے لیے قومی سطح پر معیارات (مثلاً اردو اصطلاحات کا تھیسارس، ناموں کے اندراج کے اصول، فائل فارمیٹس) وضع کیے جانے چاہئیں اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

4. تربیت اور استعداد کار میں اضافہ (Training and Capacity Building): پیشہ ورانہ اشاریہ سازوں کی تیاری کے لیے جامعات اور دیگر اداروں میں باقاعدہ تربیتی کورسز، ورکشاپس، اور سرٹیفیکیشن پروگرام شروع کیے جانے چاہئیں۔
5. بین الاقوامی اشتراک اور نیٹ ورکنگ: دنیا بھر میں اردو زبان و ادب پر کام کرنے والے اداروں اور افراد کے مابین اشتراک اور معلومات کے تبادلے کو فروغ دینا چاہیے۔ عالمی اردو ڈیٹابیس (Global Urdu Database) کا قیام اس سمت میں ایک اہم پیش رفت ہو سکتی ہے۔

ڈیجیٹل عہد کے تقاضوں کو سمجھنا اور ان سے ہم آہنگ ہونا اردو اشاریہ نگاری کے مستقبل کے لیے فیصلہ کن ہے۔ اگر جدید ٹیکنالوجی کے امکانات کو دانشمندی، منصوبہ بندی، اور اجتماعی عزم کے ساتھ استعمال کیا جائے تو نہ صرف اردو کے وسیع علمی و ادبی خزانے کو محفوظ کیا جا سکتا ہے، بلکہ اسے عالمی علمی برادری کے لیے بھی زیادہ قابلِ رسائی اور قابلِ استفادہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ سفر طویل اور چیلنجنگ ضرور ہے، لیکن ناممکن ہرگز نہیں۔

باب ششم: نتائج و استنتاجات (Findings and Conclusion)

زیرِ نظر تحقیقی مقالے کا بنیادی مقصود و مدعا اردو زبان و ادب میں اشاریہ نگاری کی علمیاتی اہمیت، اس کے تاریخی ارتقاء، معاصر تحدیات، اور ڈیجیٹل عہد کے ناگزیر تقاضوں کا ایک جامع، تنقیدی، اور تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا تھا۔ اس تحقیق کے دوران حاصل ہونے والے اہم ترین نتائج اور ان کی بنیاد پر اخذ کردہ استنتاجات کو درج ذیل نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے:

1. اشاریہ نگاری کی بنیادی علمیاتی اہمیت کا اثبات: تحقیق نے اس امر کو مدلل طور پر ثابت کیا ہے کہ اشاریہ نگاری محض ایک تکنیکی عمل نہیں، بلکہ علم کی تنظیم، تحفظ، مؤثر بازیافت، اور تحقیقی عمل کو مہمیز دینے کا ایک ناگزیر علمیاتی منہاج (epistemological methodology) ہے۔ ترقی یافتہ علمی روایات میں اس کی مرکزی حیثیت مسلمہ ہے، جس کے بغیر تحقیقی معیار اور علمی ترقی کا تصور محال ہے۔
2. اردو میں اشاریہ نگاری کا تاریخی سفر — روشن پہلو اور تشنہ کامیاں: اردو میں اشاریہ سازی کی روایت، اگرچہ انیسویں صدی کے اواخر سے شروع ہوئی، لیکن یہ سفر زیادہ تر انفرادی کاوشوں، چند علمی اداروں (مثلاً دارالمصنفین، انجمن ترقی اردو، جامعات)، اور مؤقر ادبی جرائد (مثلاً "نقوش"، "صحیفہ") کی محدود کوششوں پر مشتمل رہا ہے۔ عبدالقوی دسنوی، سید محمد عبداللہ، ابو سلمان شاہجہانپوری، اور سید جمیل احمد رضوی جیسی شخصیات کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، تاہم یہ کاوشیں مجموعی ضروریات کے مقابلے میں ناکافی اور اکثر و بیشتر معیاری اصولوں سے ہم آہنگ نہیں رہیں۔
3. معاصر تحدیات کی سنگینی اور کثیر الجہتی نوعیت: تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ اردو اشاریہ نگاری آج بھی متعدد سنگین چیلنجز سے نبرد آزما ہے:
4. علمی و منہاجیاتی سطح پر: معیاری اصولوں سے عدم واقفیت، موضوعی تجزیے میں کمزوری، اصطلاحات میں عدم یکسانیت، اور اردو زبان کی مخصوص ساخت (رسم الخط، مرکب الفاظ) سے متعلقہ پیچیدگیاں نمایاں ہیں۔
5. ادارہ جاتی و وسائل کی سطح پر: جامعات اور تحقیقی اداروں کی عدم ترجیح، ناشرین کی تجارتی بے اعتنائی، کتب خانوں کی زبوں حالی، اور پیشہ ورانہ تربیت یافتہ اشاریہ سازوں کی شدید قلت بڑے مسائل ہیں۔
6. ڈیجیٹل عہد کے تقاضے اور اردو اشاریہ نگاری کا تضاد: اکیسویں صدی کے ڈیجیٹل انقلاب نے معلومات تک رسائی کے نئے دروازے کھول دیے ہیں، لیکن اردو اشاریہ نگاری اس انقلاب سے خاطر خواہ استفادہ کرنے میں پیچھے رہی ہے۔ اردو مواد کی محدود ڈیجیٹائزیشن، نستعلیق OCR کی کمزوریاں، اور جدید AI/NLP ٹولز کا اردو کے لیے عدم ارتقاء اس تضاد کو مزید گہرا کرتے ہیں۔
7. مواقع اور امکانات کی موجودگی: تمام تر چیلنجز کے باوجود، نوجوان محققین میں بڑھتا ہوا شعور، ڈیجیٹل ہیومینیٹیز کا فروغ، اوپن ایکسس تحریک، کراؤڈ سورسنگ کے ماڈلز، اور اردو کمپیوٹنگ میں ہونے والی پیش رفت ایسے مواقع فراہم کرتے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر صورتحال کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

حتمی استنتاج: (Overall Conclusion):

مجموعی طور پر، یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ اردو زبان و ادب کے وسیع، گراں قدر، اور صدیوں پر محیط علمی و ادبی سرمائے کی موجودگی کے باوجود، معیاری، جامع، اور مستند اشاریہ نگاری کے نظام کی عدم ترقی یا شدید کمی نے اردو تحقیق کے معیار، اس کی عالمی (visibility görünürlüğüne)، اور علمی روایت کے تسلسل و ارتقاء کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ انفرادی کاوشیں قابلِ قدر سہی، لیکن ایک مربوط، منظم، اور ادارہ جاتی سطح پر فعال اشاریہ جاتی نظام کے بغیر اردو علمی دنیا عالمی معیار سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتی۔ ڈیجیٹل عہد کے تقاضوں کو پورا کرنے اور جدید ٹیکنالوجی کے امکانات سے بھرپور استفادہ کرنے کے لیے ایک جامع، کثیر الجہتی، اور طویل المدتی حکمتِ

عملی کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔ یہ محض ایک علمی ضرورت نہیں، بلکہ ایک تہذیبی و ثقافتی فریضہ بھی ہے تاکہ اردو کا عظیم ورثہ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ، قابل رسائی، اور قابل فہم رہے۔

باب ہفتم: سفارشات و تجاویز (Recommendations and Suggestions)

اس تحقیقی مطالعے کے نتائج و استنتاجات کی روشنی میں، اردو زبان و ادب میں اشاریہ نگاری کے فروغ، اس کے معیار کی بلندی، اور اسے ڈیجیٹل عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے درج ذیل ٹھوس، قابل عمل، اور مرحلہ وار سفارشات و تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

7.1: حکومتی، پالیسی ساز، اور علمی اداروں کی سطح پر:

1. قومی اشاریہ سازی پالیسی کا نفاذ: پاکستان اور ہندوستان میں متعلقہ حکومتی ادارے (مثلاً ہائر ایجوکیشن کمیشن، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ادارہ فروغ قومی زبان، وزارتِ تعلیم و ثقافت) باہمی مشاورت یا اپنے اپنے دائرہ کار میں ایک واضح "قومی اردو اشاریہ سازی پالیسی" مرتب اور نافذ کریں، جس میں اہداف، ترجیحات، وسائل کی فراہمی، اور ذمہ دار اداروں کا تعین کیا جائے۔
2. مرکزی قومی اردو اشاریہ (Central National Urdu Index) کا قیام: ایک وسیع البنیاد، آن لائن، اور قابل تلاش "مرکزی قومی اردو اشاریہ" کا منصوبہ شروع کیا جائے، جس میں ملک میں شائع ہونے والی تمام اہم اردو کتب، تحقیقی جرائد کے مضامین، جامعاتی مقالہ جات، اور اہم مخطوطات کا میٹا ڈیٹا اور حتی الامکان مکمل اشاریے شامل ہوں۔ اس کے لیے ایک خود مختار ادارہ یا موجودہ اداروں کے اشتراک سے ایک کنسورشیم تشکیل دیا جا سکتا ہے۔
3. اردو اشاریہ سازی کے معیارات کا تعین و ترویج: اشاریہ سازی کے لیے بین الاقوامی معیارات (ISO 999 وغیرہ) کو اردو کے تناظر میں ڈھال کر قومی معیارات (مثلاً اردو اصطلاحات کا تھیسارس، ناموں اور مرکب الفاظ کے اندراج کے اصول، فائل فارمیٹس) وضع کیے جائیں اور ان کی وسیع پیمانے پر ترویج کی جائے۔
4. تحقیقی گرانٹس اور منصوبوں میں اشاریہ کی شمولیت لازمی قرار دی جائے: جامعات اور تحقیقی گرانٹ دینے والے ادارے تمام تحقیقی منصوبوں (خصوصاً کتب اور مونو گرافس) کی تکمیل کے لیے معیاری اشاریہ کی موجودگی کو لازمی شرط قرار دیں۔
5. اردو OCR ٹیکنالوجی کی تحقیق و ترقی میں سرمایہ کاری: حکومتیں اور تحقیقی ادارے نستعلیق اور نسخ رسم الخط کے لیے اعلیٰ معیار کی OCR ٹیکنالوجی، اور اردو NLP ٹولز کی تحقیق و ترقی کے لیے خصوصی فنڈز مختص کریں اور ماہرین کی حوصلہ افزائی کریں۔

7.2: جامعات اور تحقیقی اداروں کی سطح پر:

1. شعبہ جاتِ اردو و لائبریری سائنس میں اشاریہ سازی کی تعلیم و تربیت: جامعات کے شعبہ جاتِ اردو اور لائبریری و انفارمیشن سائنس کے نصاب میں اشاریہ نگاری کو ایک لازمی یا اختیاری مضمون کے طور پر شامل کیا جائے، جس میں نظریاتی اور عملی دونوں پہلوؤں پر توجہ دی جائے۔ قلیل مدتی تربیتی ورکشاپس اور سرٹیفیکیٹ کورسز کا بھی اہتمام کیا جائے۔
2. اشاریاتی تحقیق کی حوصلہ افزائی: ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی کی سطح پر اہم اردو رسائل، کلاسیکی متون، اور کثیر الجلدی تصانیف کے جامع اشاریے مرتب کرنے کے تحقیقی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کی اشاعت کے لیے وسائل فراہم کیے جائیں۔
3. ڈیجیٹل ہیومینیٹیز کے مراکز کا قیام: جامعات میں ڈیجیٹل ہیومینیٹیز کے مراکز قائم کیے جائیں جو اردو مواد کی ڈیجیٹائزیشن، ڈیجیٹل آرکائیونگ، اور اشاریہ سازی کے جدید منصوبوں پر کام کریں۔
4. جامعاتی پریس اور اشاعتی اداروں کا کردار: جامعاتی پریس اور دیگر علمی ناشرین اپنی شائع کردہ کتب میں اعلیٰ معیار کے اشاریے شامل کرنے کی پالیسی اپنائیں اور اس کے لیے پیشہ ور اشاریہ سازوں کی خدمات حاصل کریں۔

7.3: ناشرین اور ادبی جرائد کے مدیران کی سطح پر:

1. کتب میں اشاریوں کی شمولیت کو معمول بنانا: تمام ناشرین، بالخصوص علمی و ادبی کتب شائع کرنے والے، اپنی مطبوعات میں معیاری اشاریہ شامل کرنے کو ایک پیشہ ورانہ ذمہ داری سمجھیں۔

2. رسائل وجرائد کے جامع اشاریوں کی باقاعدہ اشاعت: ادبی و تحقیقی جرائد اپنے ہر شمارے کے آخر میں مختصر اشاریہ (مضامین و مصنفین) اور ہر جلد کی تکمیل پر ایک جامع سالانہ یا کثیر سالہ اشاریہ (موضوعاتی، مصنف وار، عنوان وار) شائع کرنے کا اہتمام کریں۔

7.4: ٹیکنالوجی ماہرین، سافٹ ویئر ڈویلپرز، اور محققین کی سطح پر:

1. اردو کے لیے موزوں اشاریہ سازی سافٹ ویئر کی تیاری: موجودہ عالمی اشاریہ سازی سافٹ ویئر کو اردو کے لیے حسبِ ضرورت بنانے (customization) یا اردو کی مخصوص ضروریات کے مطابق نئے، صارف دوست اور کم لاگت سافٹ ویئر اور آن لائن ٹولز تیار کرنے پر توجہ دی جائے۔
2. کراؤڈ سورسنگ پلیٹ فارمز کا قیام: اردو مواد کی اشاریہ سازی کے لیے رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرنے والے کراؤڈ سورسنگ پلیٹ فارمز اور ایپلی کیشنز تیار کی جائیں۔
3. بین الاقوامی تعاون اور علم کا تبادلہ: عالمی سطح پر اشاریہ سازی، ڈیجیٹل ہیومینیٹیز، اور NLP کے ماہرین کے ساتھ اشتراک کیا جائے تاکہ جدید ترین علم اور تکنیکوں سے استفادہ کیا جا سکے۔

7.5: مستقبل کی تحقیق کے لیے تجاویز:

1. زیر نظر تحقیق نے کئی ایسے پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے جن پر مستقبل میں مزید تحقیق کی گنجائش موجود ہے، مثلاً:
2. مخصوص اردو ادبی اصناف (مثلاً ناول، افسانہ، مرثیہ) کے موضوعاتی اشاریوں کی تیاری اور ان کی منہاجیات۔
3. اردو اشاریہ سازی پر صارف کے رویے (user behavior) اور معلومات کی تلاش کے طریقوں (information seeking patterns) کا مطالعہ۔
4. پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں اردو اشاریہ سازی کی صورتحال اور ڈائسپورا کی کاوشوں کا جائزہ۔
5. اشاریہ سازی کے معاشی اور ثقافتی اثرات کا تحقیقی مطالعہ۔
6. اردو مخطوطات کے کیٹلاگس (catalogues) کی اشاریہ بندی اور انہیں ڈیجیٹل قابل تلاش ڈیٹا بیس میں منتقل کرنا۔

ان سفارشات و تجاویز پر عمل درآمد ایک طویل المدتی اور مشترکہ کوشش کا متقاضی ہے۔ تاہم، اگر علمی برادری، ادارے، اور حکومتیں سنجیدگی اور خلوصِ نیت سے اس جانب توجہ دیں تو اردو زبان و ادب کے علمی ورثے کو نہ صرف محفوظ بنایا جا سکتا ہے، بلکہ اسے اکیسویں صدی کے چیلنجز اور مواقع سے ہم آہنگ کر کے اس کی عالمی رسائی اور افادیت میں بے پناہ اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات (References)

- اختر، جمیل۔ (2002)۔ اشاریہ آجکل (جلد اول و دوم)۔ قندیل چین، نئی دہلی۔
- انصاری، شہاب الدین۔ (2012)۔ اشاریہ رسالہ جامعہ۔ ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز۔ دلی، انڈیا۔
- عائزہ۔ (2003)۔ اشاریہ سرسید۔ (ناشر؟ مقامِ اشاعت؟)
- خان، مطیع اللہ۔ (2011)۔ اشاریہ ماہنامہ تحریک۔ موڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی۔
- ندوی، جمشید احمد۔ (2012)۔ اشاریہ معارف۔ معارف پریس، اعظم گڑھ۔
- جہاں، شمیم۔ (1998)۔ اشاریہ غالب۔ انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی۔
- نور الاسلام، محمد۔ (2002)۔ اشاریہ معاصر (پٹنہ)۔ خدا بخش لائبریری، پٹنہ۔
- اختر النساء۔ (1960)۔ اشاریہ سہ ماہی اقبال۔ اقبال اکادمی پاکستان، لاہور۔
- عبداللہ، سید محمد۔ (سن اشاعت ندارد)۔ اشاریہ ماہنامہ صحیفہ لاہور۔ (اس اشاریہ کی اصل اشاعت کے سن اور ناشر کی حتمی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ کسی مجموعہ مضامین یا نادر مطبوعہ کا حصہ ہو۔)
- آزاد، محمد حسین۔ (مختلف ایڈیشنز)۔ آب حیات۔ (یہ کتاب مجلس ترقی ادب، لاہور؛ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی؛ اور دیگر ناشرین سے متعدد بار شائع ہوئی ہے۔)
- دسنوی، عبدالقوی۔ (سن اشاعت ندارد)۔ انیس نما۔ (یہ کتاب مخدومہ پبلشرز، پٹنہ اور دیگر ناشرین سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے مختلف ایڈیشنز موجود ہیں، لہٰذا مخصوص ایڈیشن کے لیے سن اشاعت اور ناشر کی تصدیق ضروری ہے۔)
- حسین، سید اعجاز۔ (مختلف ایڈیشنز، سن اشاعت ندارد)۔ مختصر تاریخ ادب اردو۔ (یہ معروف کتاب ادبی دنیا، دہلی؛ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی؛ اور دیگر نامور ناشرین سے کئی بار شائع ہوئی ہے۔)
- جالبی، جمیل۔ (1975-1995)۔ تاریخ ادب اردو (جلد 1-4)۔ مجلس ترقی ادب، لاہور۔ (اس کی ہر جلد مختلف سالوں میں مجلس ترقی ادب، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔)

- جین، گیان چند۔ (2008). تحقیق کا فن (نظرثانی شدہ ایڈیشن). قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی۔
- خان، محمد اظہر مسعود۔ (2009). اشاریہ ماہنامہ نیا دور. فروغ اردو پبلشرز، لکھنؤ۔
- خان، نادر علی۔ (1985). اردو صحافت کی تاریخ. ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی۔
- خورشید، عبدالسلام۔ (1976). صحافت پاکستان و ہند میں. مکتبہ کاروان، لاہور۔
- میر تقی میر۔ (مختلف مدونہ ایڈیشنز). نکات الشعرا. (اس کے متعدد مدونہ ایڈیشنز دستیاب ہیں، جن میں سے ایک اہم مدونہ محمود شیرانی کی ہے اور اسے انجمن ترقی اردو (ہند)، دہلی یا انجمن ترقی اردو (پاکستان)، کراچی سے شائع کیا گیا ہے۔)
- رضوی، سید جمیل احمد۔ (مختلف سال). اشاریہ نقوش (متعدد جلدیں). (یہ اشاریہ ادارہ فروغِ قومی زبان، اسلام آباد اور دیگر اداروں سے شائع ہوا ہے۔ ہر جلد کا سال اشاعت مختلف ہے۔)
- سلیم، محمد قمر۔ (2003). اشاریہ دلگداز. اترپردیش اردو اکادمی، لکھنؤ۔
- Anderson, J. D., & Pérez-Carballo, J. (2001). The nature of indexing: How humans and machines analyze messages and texts for retrieval. Part I: Research, and Part II: Implications. Information Processing & Management, 37(2), 231-254, 255-277.
- Bates, M. J. (2007). What is Browse – really? A model drawing on behavioural science research. Information Research, 12(4). Retrieved from http://informationr.net/ir/12-4/paper330.html
- Bizer, C., Heath, T., & Berners-Lee, T. (2009). Linked Data - The Story So Far. International Journal on Semantic Web and Information Systems, 5(3), 1-22.
- Cleveland, D. B., & Cleveland, A. D. (2013). Introduction to indexing and abstracting (4th ed.). Libraries Unlimited.
- Domo. (2020). Data Never Sleeps 8.0. Retrieved from [https://www.domo.com/learn/data-never-sleeps-8](https://www.domo.com/learn/data-never-sleeps-)
- Hjørland, B. (2008). What is Knowledge Organization (KO)? Knowledge Organization, 35(2/3), 86-101.
- ISO 999:1996. (1996). Information and documentation — Guidelines for the content, organization and presentation of indexes. International Organization for Standardization.
- Knight, G. N. (1979). Indexing, the art of: A guide to the indexing of books and periodicals. Allen & Unwin.
- Lamb, J. (2020). Can artificial intelligence replace human indexers? The Indexer, 38(1), 23-38.
- Mulvany, N. C. (2005). Indexing books (2nd ed.). University of Chicago Press.
- Ranganathan, S. R. (1957). The five laws of library science (2nd ed.). Madras Library Association. (Original work published 1931)
- Saksena, R. B. (1927). A history of Urdu literature. Ram Narain Lal, Allahabad * . Terras, M., Nyhan, J., & Vanhoutte, E. (Eds.). (2013). Defining Digital Humanities: A reader. Ashgate Publishing.
- Unsworth, J. (2000, May 8). Scholarly Primitives: what methods do humanities researchers have in common, and how might our tools reflect this?. King's College London. Retrieved from http://www.iath.virginia.edu/~jmu2m/Kings.5-00/primitives.html
- Wellisch, H. H. (1995). Indexing from A to Z (2nd ed.). H.W. Wilson